اختتامی خطاب

(خطبۂ جمعہ)

قاضی حسین احمد

امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

حمد و ثنا کے بعد!

قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اسکا علم حاصل کرنا، قرآنِ کریم کو دعوت کا ذریعہ بنانا، اور اس سے دن رات کا تعلق ، تحریکِ اسلامی کے کارکنوں کا فرض ہے۔ دعوت الی اللہ کے لیے بھی یہ ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور احادیث کے ذریعے سے ہی ہم قرآن کو سمجھ سکتے ہیں۔

دوسری بات میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اخلاص کے بغیر آپ کی کوئی عبادت مقبول ہی نہیں ہو سکتی۔ جتنی عبادتیں بھی ہوں، آپ قربانی دیں، جان دیں ،مال دیں، سب کچھ خرچ کر دیں۔ ان کا آخرت میں کوئی فائدہ آپ کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ خالص اللہ کے لیے نہ ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ تعلق بڑھانے کے لیے، اور اپنے تمام اعمال کو اللہ کے لیے خالص کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ وہ عبادات بھی کریں جو دوسرے لوگوں کو نظر نہیں آتیں ۔ تہجد کی نماز ہے، تنہائی میں نوافل ہیں ، روزہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو آپ کے دل کے اندر ہو۔ اپنی نیت کو ہر وقت صاف رکھیے ، اللہ کی طرف متوجہ رکھیے ۔ جماعت کا کوئی بھی کام کریں اقامتِ دین کی جدوجہد کریں، اس غرض کے لیے سفر کریں، جلسے میں جائیں ،جلوس میں جائیں یہ سب کام کرتے ہوئے اللہ کی یاد ہمیشہ ساتھ ہو، اور ہر کام سے اللہ کے ساتھ تعلق بڑھائیے ۔ اس کے نتیجہ میں اخلاص پیدا ہو گا، اور یاد رکھیے کہ اخلاص کے بغیر سارے اعمال اکارت ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ کامیابی تو اللہ کی نصرت اور اس کی تائید کے ذریعے ہی آتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری آزمائش

کرتا ہے ، ہمیں پرکھتا ہے، اور دیکھتا ہے کہ ہم اس کے راستے میں کتنی محنت اور کتنی قربانی کرتے ہیں۔ اگر ہم یہ قربانیاں اخلاص کے ساتھ کریں، تو اللہ تعالیٰ تھوڑے عمل کو بھی قبول کر لیتا ہے۔ اور اگر ہم یہ قربانیاں کر رہے ہیں، مگر خالصتاً اللہ کے لیے نہیں ، تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اعمال کے اوپر چھوڑ دیتا ہے۔ اس لیے اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارے تمام کام صرف اللہ کے لیے ہوں۔ صرف اس کی رضا کے لیے ہوں ۔

جو کام آپ لے کر اٹھے ہیں، یہ وہ کام ہے جو انبیاءِ کرامؑ نے کیا، جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا، جو صحابہ کرامؓ نے کیا، اس لیے ضروری ہے کہ آپ کی شخصیت میں ایک رنگ اور ایک وقار ہو۔ اس دعوت کا اور اس دعوت کی عزت کا یہ تقاضا ہے کہ آپ کی شخصی زندگی بھی باوقار ہو۔ ابھی ہم نے دیکھا کہ لوگ اٹھ اٹھ کر دیکھ رہے ہیں کہ فلاں آگیا ہے، فلاں آگیا ہے۔ اس اجتماع میں تین دن تقریریں سننے کے بعد، اور مدتیں تحریکِ اسلامی کے ساتھ گزارنے کے بعد، تحریکِ اسلامی کے کارکنوں پر یہ بات نہیں سجتی کہ اٹھ اٹھ کر یہ دیکھیں کہ فلاں آگیا ۔ اس دعوت کے مقابلے میں کسی کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ دعوت خود عزت ہے۔ اللہ کی طرف بلانے والے عزت والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا، کہ عزت اللہ کے لیے ہے، اور اس کے رسولؐ کے لیے ہے، اور مومنوں کے لیے ہے۔

آج آپ کے معاشرے میں ظاہری زیب و زینت ، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کو حاصل ہے۔ دنیاوی دبدبہ بھی ان کو حاصل ہے۔ میں اپنے غریب کارکنوں سے یہ گزارش کروں گا کہ جو دعوت انہوں نے قبول کی ہے وہ سب سے زیادہ معزز ہے، جو رسی انہوں نے تھامی ہے ، وہ سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ اللہ کی طرف بلانے والے سے زیادہ عزت کسی کی نہیں ہے۔ لہٰذا اپنے وقار کا خیال رکھیں ۔ آپ ہی سے اس دعوت کا وقار وابستہ ہے۔

استقامت کے ساتھ اپنی دعوت کی طرف لوگوں کو بلائیں ۔ لوگوں کا احترام کریں، اور ان کے ساتھ محبت کریں، لیکن اپنے وقار میں کبھی کوئی کمی نہ آنے دیں ۔ آپ پر کبھی گھبراہٹ طاری نہ ہو، کبھی بھی جلد بازی میں کوئی کام نہ ہو، کبھی بھی جذبات سے مغلوب ہو کر آپ بے سوچی سمجھی حرکتیں نہ کرنے لگیں۔ آپ کی ہر حرکت ارادے سے ہو، ہاتھ پیر ہلانے سے پہلے قدم اٹھانے سے پہلے، آپ سوچیں کہ کیا ہمیں یہ حرکت کرنی چاہیے ۔ آپ کا ہاتھ اس وقت اٹھے، آپ کا قدم اس وقت بڑھے ، جب سوچ سمجھ کر فیصلہ کر چکیں کہ ایسا کرنا چاہیے ۔ جو بے سوچی سمجھی حرکتیں کرتا ہے، ارادے سے نہیں، اس کی شخصیت میں کبھی بھی وقار نہیں آسکتا ۔ نشست و برخاست ، اور

گفتگو کے آداب کو ملحوظ رکھیے ۔ ہر ایک سے محبت کے ساتھ پیش آیئے ۔ لوگوں کے ساتھ اچھی گفتگو کیجیے ۔ اللہ نے فرمایا ، کہ لوگوں کے ساتھ خوبصورت بات کیا کرو۔

پھر میں یہ گذارش کروں گا کہ اپنے نفس پر قابو پائیے ۔ نفس کی خواہشات ، لالچ ، خوف ، سستی ، کاہلی ، حُبِ دنیا پر قابو پائیے۔

میرے بھائیو ! میں نے سستی اور کاہلی کا بھی نام لیا ہے۔ بعض اخلاق ایسے ہیں ، جو اخلاق حسنہ میں شامل ہیں ، اور ہم یہ بھول چکے ہیں کہ ان کا بھی دین میں کوئی مقام ہے ۔ سست اور کاہل آدمی کو متقی اور پرہیزگار نہ سمجھیئے ۔ تقویٰ کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایک آدمی کاہل ہو ۔ حضرت عمرؓ نے ایک سست رو آدمی سے کہا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے ، کیا تم بیمار ہو کہ اس طرح مریل طریقے سے چلتے ہو ، اس نے کہا ، نہیں ، امیرالمؤمنین ، میں بیمار تو نہیں ہوں فرمایا ، سیدھے چلو ، اگر سیدھے نہیں چلو گے ، اور میں نے دوبارہ تمہیں اس حالت میں دیکھا ، تو کوڑے لگاؤں گا ۔ آپ نے تمام فوجیوں کو حکم دیا ، گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوں تو اچھل کر سوار ہوں ، اور چھلانگ لگاکر کود یں ۔ اس کاہلی اور سستی سے اللہ کے رسولؐ نے بھی پناہ مانگی ہے ۔

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ، فکر مندی سے اور غم سے ، اور تیری پناہ مانگتا ہوں لاچارگی سے اور سستی سے ، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور کنجوسی سے ، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبے سے اور لوگوں کے رعب سے"۔

کسی مرد مومن کا ، کسی عزت والے آدمی کا ، یہ طریقہ نہیں کہ لوگوں کے رعب میں آئے ۔ اور یہ قرض ، اور یہ بخل ، اور یہ لالچ ، اور یہ بزدلی ، اور یہ وہم ، اور یہ غم حزن ، یہ تمام چیزیں آدمی کو لے بیٹھتی ہیں ۔ اسی لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں سے پناہ مانگی ہے ۔

مومن کو مستعد ، بیباک چوبند ہونا چاہیئے ۔ اللہ کے کام کے لیے ، اللہ کے دین کی خدمت کے لیے اُسے ہر وقت کمربستہ اور ہر وقت تیار رہنا چاہیے ۔ جب اس کو پکارا جائے ، وہ فوراً اٹھے اور نکل پڑے ۔

میرے بھائیو اور بہنو! آپ سے عرض کروں کہ اصل جوہر ، جس پر دین کی ساری بنیاد ہے ، جس سے ساری تحریکیں چلتی ہیں اور جس سے جہاد کا کام ہوتا ہے ، جس سے انقلاب برپا ہوتے ہیں ، وہ اطاعت ہے ۔ اطاعت کا بڑا درجہ ہے ۔ حکم دینا آسان ہے ، حکم ماننا مشکل ہے ۔ ان لوگوں کا بڑا درجہ ہے جو گم نام اللہ کے دین کے لیے کام کرتے ہیں جن لوگوں کو کوئی مقام مل جاتا

ہے ، کوئی شہرت حاصل ہو جاتی ہے ، ان کے ساتھ تو نیّت میں آلائش کا خطرہ ہے ۔ لیکن جو صرف اطاعت کرتے ہیں ، ان کا بہت بڑا مقام ہے ۔ اور جس ذات کے لیے وہ اطاعت کر رہے ہیں وہ ذات ہر چیز کو دیکھتی ہے ۔ نیتوں سے بھی باخبر ہے ۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی ۔ اگر آپ اس کے لیے کچھ کام کریں گے ، تو اس کا پورا پورا اجر آپ کو ادا کیا جائے گا ۔ اگر آپ کوئی عمل نہیں کریں گے تو کبھی بھی وہ آپ کو معاف نہیں کرے گا ۔ آپ اس کے لیے ایک قدم اٹھائیں گے ، وہ دس قدم آپ کی طرف آئے گا ۔ آپ اللہ کی خاطر جو مدوجہد جو عمل کریں گے وہ کبھی بھی رائیگاں نہیں جا سکتا ۔ بس آپ اس کا اجر دنیا میں طلب نہ کریں ، دنیا میں اس کے بدلے کوئی چیز لینے کا ارادہ نہ کریں ۔ اللہ آپ کو اس کا پورا پورا اجر دے گا۔ یہ دنیا کی زندگی تو امتحان کی زندگی ہے ۔ یہ اصل زندگی نہیں ہے ، اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے ۔

میں یہ بھی آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ بعض صفات وہ ہیں جو آپ سب لوگوں کو معلوم ہیں ۔ کچھ ایسی بھی ہیں جن کی ہمارے معاشرے میں اور ہمارے رواج میں کوئی اہمیت باقی نہیں رہی ہے ۔ لیکن دین میں ان کی بڑی اہمیت ہے ۔ ہمارے پاکستانی معاشرے میں نظافت اور صفائی کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔ کسی کو خیال بھی نہیں آتا کہ صفائی بھی دین کا کوئی حکم ہے ۔

میں آپ کو کوئی اٹھارہ سال پہلے کی بات بتاؤں ۔ حج کے موقع پر میں حرم میں بیٹھا ہوا تھا ۔ مجھ سے شام کے ایک نوجوان حاجی نے کہا ، پہلے ہمارا خیال تھا کہ امریکہ کے لوگ دین سے بہت بے خبر ہیں ، لیکن یہاں پر آنے کے بعد ہم نے مختلف لوگوں کو دیکھا ، ہمیں یہ محسوس ہوا کہ ہند و پاک کے جو لوگ ہیں وہ دین سے بہت بے خبر ہیں ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کو کون سی چیز بے خبری کی نظر آئی ۔ اسی وقت ایک پاکستانی تھوک رہا تھا ۔ اس نے حرم کی ریت کو ادھر ادھر کیا ، تھوکا ، پھر ریت اس کے اوپر کر دی ۔ تو شامی نے کہا ، یہ دیکھئے ۔

یہ اس لیے ہے کہ ہمارے ذہن میں صفائی دین کا حصہ نہیں ہے ۔ حرم سے باہر ، حرم کی دیواروں کے ساتھ پیشاب کے لیے بیٹھ جاتے تھے ، پیشاب کے لیے جگہیں بنی ہوئی ہیں ، لیکن متعین مقامات پر جانے کی تکلیف ہی نہیں کرتے تھے ۔ جہاں بھی کوئی حاجت ہوئی اسی جگہ پر ہی بیٹھ گئے ۔ اور کوئی خیال نہیں کہ ہم دین کی کوئی خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔

یہ دین سے بے خبری کا نتیجہ ہے ۔ لوگوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے ، خود بھی آگے بڑھیے ، اس کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے ۔ دین سلیقہ سکھاتا ہے ، زندگی کے آداب سکھاتا ہے ، شائستگی سکھاتا ہے ۔ آپ کے دیہاتوں میں حالت یہ ہے کہ آپ کی گلیوں میں گھروں کے

سامنے گندگی کے ڈھیر پڑے ہوتے ہیں ۔ اپنے صحن تو صاف کر دیتے ہیں ، لیکن اپنا تمام کوڑا اور گندگی اٹھا کر اپنی ہی گلی کے اندر پھینک دیتے ہیں ۔ جہاں سارے لوگ چلتے پھرتے ہیں ۔ اپنی گلیوں کو کشادہ رکھنے کے بجائے انہیں تنگ کر دینا ہی ہم کمال سمجھتے ہیں ۔ ہم اپنے گھر صاف کر لیں ، لیکن گلی کی صفائی تو پورے معاشرے کا کام ہے ۔ ہم اگر شائستگی سے رہیں ، سب لوگوں کو سہولتیں مہیا کریں ، سب لوگ خوبصورت طریقے سے رہیں ، تو اس میں خیر ہے ۔ یہ دین کی بات ہے ۔ اب یہاں پر آپ سب اکٹھے تھے ۔ آپ سے ہم نے یہ گزارش بھی کی کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں ۔ لیکن میں صبح اس چمن میں سے گزر رہا تھا آپ کی پھینکی ہوئی گنڈیریاں اور مختلف چیزیں جگہ جگہ پڑی تھیں ۔ دوسرے لوگوں کے اٹھانے کے بجائے آپ خود ان چیزوں کو متعین جگہ پر کیوں نہیں پھینکتے ۔

اسی طرح دیکھیے ، آپ جب نماز پڑھنے کے لیے آتے ہیں ، آپ کو خاص تاکید کی جاتی ہے کہ صف بنانا بھی اقامت صلوٰۃ کا ایک حصہ ہے ۔ جو آتا ہے وہ جدھر منہ اٹھتا ہے ، اسی طرح رخ کیے قطار میں کھڑا ہو جاتا ہے ۔ ہمارے اپنے لوگ ، جب بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے ، تو ایک دوسرے کے اوپر گرتے پڑتے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نظم و ضبط اور ڈسپلن کی کوئی وقعت باقی نہیں رہی ۔

یہ اخلاق ہمیں لوگوں کو سکھانے ہیں ، خود بھی سیکھنے ہیں ، نظافت ، صفائی ، ڈسپلن ، نظم و نسق ۔ اسلام اس کے بغیر غالب نہیں ہو سکتا ۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ شائستگی اور آداب خود سیکھیں اور ایک دوسرے کو سکھائیں ۔ دین تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں یہ آداب اور سلیقہ سکھائے ۔ آپ کے بچے بھی ان باتوں کو دیکھ کر ایک خاص رنگ پکڑتے ہیں ، آپ کے گھر کے لوگ بھی آپ کی نشست و برخاست کو ، آپ کی گفتگو کو ، آپ کے انداز کو ، آپ جو کچھ کھلے اور چھپے کرتے ہیں اس کو دیکھ کر اسی سانچہ میں ڈھل جاتے ہیں ۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو ! میں آپ کو وہ ضروری کام بتاتا ہوں جس کی وقتاً فوقتاً سرکلر کے ذریعے سے ہم آپ کو تلقین کرتے ہے ۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ کارکن کے کرنے کا کیا کام ہے ۔ کل میں نے آپ سے پوچھا ، اور آپ سب نے وعدہ کیا کہ ہم یہ سارے کام کریں گے ، ہر ایک آدمی پوچھتا ہے کہ وہ متعین کام بتائیے ۔ یہ متعین کام کرنے کے لیے ہم نے وقتاً فوقتاً جو منصوبے بنائے ہیں میں آپ کے سامنے ان کا خلاصہ بیان کرتا ہوں ۔

ہم نے آپ کو یہ ہدایت بھیجی کہ آپ اپنے گھروں اور اہلِ خانہ کی طرف توجہ دیں ، ان کی

اصلاح کے لیے اہل خانہ کے اجتماعات منعقد کریں ۔ یعنی ہفتے میں جتنے بھی آپ کے خاندان کے اور آپ کے گھروں کے افراد ہیں ، ایک دن اکٹھے ہو جائیں ۔ یہ بہت اچھا اور پاکیزہ طریقہ ہے ۔ گھر کے لوگوں میں ایک بے تکلفی بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ ان کی آپس میں محبت بھی بڑھتی ہے ، اللہ اور اس کے رسولؐ کا ذکر بھی ہوتا ہے ۔ کسی بچّے سے آپ ایک حدیث سن لیں ، کسی سے کچھ کتاب پڑھوالیں ، اور کسی سے قرآنِ پاک کی کچھ آیات سن لیں ، کچھ آپ خود ان کو سنائیں ۔ کم از کم اگر ہفتے میں ایک دن، کسی وقت بھی ، آپ اکٹھے ہو جائیں تو یہ اہلِ خانہ کی تربیت کا ایک مسلسل کام ہے ۔ کچھ لوگ سارا دن اپنے بچّوں کے ساتھ محنت کرتے ہیں ، کچھ نہ کچھ ان کو سکھاتے ہی رہتے ہیں ۔ یہ بھی ضروری ہے ، لیکن ہفتے میں ایک دن کچھ وقت اس کام کے لیے متعین کر لیں ۔

یہ پہلا کام ہے ۔ آپ جس گھر میں یہ شروع کریں گے ، وہ گھر مثالی گھر بن جائے گا ۔ اس سے روشنی پھیلے گی ، دوسرے پاس والے گھر اس سے یہ طریقہ سیکھیں گے ، یوں ایک تحریک بن جائے گی اور یہ روشنی پھیل جائے گی ۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے بہت سارے کارکن ساری عمر تحریک میں گزار دیتے ہیں ، بوڑھے ہو جاتے ہیں ، پھر جب وہ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو اپنے گھر میں دیکھتے ہیں کہ ان کی دعوت کو اٹھانے والا کوئی نہیں ہے ۔ وہ اپنے ماحول اور اپنے گھر میں خود اجنبی ہو جاتے ہیں ۔ اگر آپ اپنے بچّوں پر ابتدا سے یہ محنت کریں ، تو آپ کے بچّے بھی آہستہ آہستہ آپ کے ساتھ اسی دعوت کے کام میں لگ جائیں گے ۔

اس کے بعد تبلیغی کام ہے ۔ ہر کارکن ہفتے میں کم از کم ایک دن ہی ایک کارکن کو ساتھ ملا کر ، تبلیغی وفد بنا کر لازماً دعوت اور تبلیغ کا کام کرے ۔ اگر آپ اکیلے ہیں ، تو دو چار آدمیوں کو ساتھ ملائیں ، حلقہ قائم کر لیں ، ہفتے میں اجتماع کریں ، اجتماع کے بعد دعوت و تبلیغ کے لیے چلے جائیں ۔ چار چھ مقامات پر جائیں ، لوگوں کے ساتھ بیٹھیں ، ان کو دین کی طرف بلائیں ۔ اللہ کی طرف بلائیں ، جو باتیں یہاں سیکھی ہیں ، آپ نے ان باتوں میں سے کچھ نوکِ زبان کر لیں ۔ خاص طور پر یہ کہ اقامتِ دین فرض ہے ، اور اقامتِ دین کا کام کرنا جہاد ہے ، اور جہاد اکیلے نہیں ہو سکتا ، جماعت ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے ۔ لہٰذا آپ جماعت کے ساتھ مل جائیں ، تاکہ ہم مل جل کر اقامتِ دین کے لیے کام کریں ۔

پھر ہر کارکن کم از کم تین افراد کو مستقل اپنے زیرِ تربیت رکھے ۔ ان کو اجتماعات اور تحریک کے مختلف پروگراموں میں شریک کرے ، لٹریچر کا مطالعہ کرائے ، اور کارکن کے مرحلے پر

لائے ۔ ان کے ساتھ مسلسل تعلق رکھیں اور ان کو تحریکِ اسلامی اور دعوتِ دین کے کاموں میں آگے بڑھاتے رہیں ۔

اگلی بات یہ ہے کہ ہر کارکن اپنی آمدنی کا متعین حصہ تحریک کے لیے وقف کرے ۔ یہ مالی ایثار تحریک کی جان ہے ۔ قرآنِ کریم میں جہاد کا ذکر آیا ہے ، بعض مقامات پر انفسکم پہلے آیا ہے ، بعض مقامات پر اموالکم پہلے آیا ہے ۔ یہ مال بہت زیادہ محبوب اور عزیز چیز ہے ۔

ہمارے معاشرے میں خاص طور پر یہ کمزوری ہے ، مال کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہے ۔ اس کمزوری پر قابو پانے کا طریقہ صرف جہاد فی سبیل اللہ ہے ۔ مال خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب بڑھانے کا بڑا موٴثر ذریعہ ہے ۔

میرے بھائیو اور بہنو ! یہ تجربہ کریں کہ ذرا آپ آگے بڑھیں ، قربانی دیں ، تو دوسرے لوگ بھی آپ سے آگے بڑھیں گے ۔ ہم نے اس اجتماع کے لیے جو بجٹ بنایا تھا ، اور اس کے لیے جو کوپن جاری کیے تھے ، عام لوگوں نے اس میں بہت دل کھول کر تعاون کیا ۔ لوگ تو بہت کچھ خرچ کرتے ہیں ، شادیوں میں خرچ کرتے ہیں ، گھروں کی زینت اور آرائش پر خرچ کرتے ہیں ، سگریٹ پیتے ہیں ، اور پیسہ دھواں بنا کر پھونک دیتے ہیں ۔ پیسے کا بھی نقصان کرتے ہیں اور اپنی جان کا بھی ۔ یہ خود ان کے لیے ضروری ہے کہ آپ ان کا پیسہ دعوت اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکالیں ۔ جتنا زیادہ نکالیں گے ، اتنی زیادہ برکت ہوگی ، تحریک پھیلے گی ، جہاد کا کام بڑھے گا ، لوگوں کا جذبہ بڑھے گا ۔ ان کو خود بھی آپ دین کے لیے نکالیں ، ان کا پیسہ نکالیں ۔ اس سے لوگوں کی اصلاح ہوگی ، آپ کا تعلق دین سے اور اللہ سے بڑھے گا ۔ مالی ایثار کے بغیر کوئی بھی تحریک کامیابی تک نہیں پہنچ سکتی ۔ آپ اس توقع پر ہرگز نہ رہیں کہ باہر سے کوئی آئے گا ، اور آپ کی مدد کرے گا ۔ آپ کی مدد کرنے والا صرف اللہ ہے اور اللہ کے بندے ۔

اپنی کتابوں کو پھیلانے کے سلسلے میں اپنا فرض پورا کریں ۔ آپ اگر یہ کتابیں پڑھتے رہیں گے تو ان کے مضامین تازہ ہوتے رہیں گے ۔ اس طرح آپ کی زبان میں بھی روانی آئے گی ، آپ کو خود دعوت کا علم بھی ہوگا ، لوگوں سے آپ کچھ کہہ بھی سکیں گے ۔ آپ کتابیں پڑھیں ، ان کے مضامین ذہن میں بٹھائیں ، تاکہ آپ میں بات کرنے کی صلاحیت پیدا ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ گفتگو میں کوئی آپ سے کچھ پوچھے ، تو آپ کہیں کہ میں آپ کو کتاب لا کر دوں گا ۔ کتاب بھی لا کر دیں ، لیکن جتنا موقع زبانی بات کرنے کا ہے ، وہ بھی استعمال کریں ۔ ممکن ہے کہ کتاب وہ نہ پڑھے ، یا آپ لا کر نہ دے سکیں ۔ یہ زبان تو ہر وقت آپ کے پاس ہے ۔

مساجد اور دینی مدارس میں خصوصی دلچسپی لیں ۔ روایتی دینی ادارے قائم کریں ۔ یاد رکھیئے ، علماء کرام کا احترام ہمارے اوپر فرض ہے ۔ وہ جس طبقے سے بھی ہوں ، سب کا احترام کریں ۔ سب کے پاس جائیں اور ہر مسجد میں نماز پڑھیں ۔ ایسا کبھی نہ کریں کہ یہ فلاں کی مسجد ہے اور یہ فلاں کی ۔ جو مسجد آپ کے قریب ہو ، اس میں نماز باجماعت ادا کریں ۔

ہم کسی فرقے سے تعلق نہیں رکھتے ، ہم مسلمان ہیں ، امتِ مسلمہ ہیں ، اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے ۔ اسی نام پر فخر کریں اور اسی کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھیں ۔ سب لوگوں کے اپنے اپنے فقہی مسالک ہیں ، جماعتِ اسلامی کوئی فقہی مسلک نہیں ہے ، نہ مولانا مودودیؒ نے فقہی مسائل کا کوئی مذہب بنایا ۔ اور نہ ہم ان کی تمام آراء کو قبول کر کے اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں ۔ ہم اس جماعت میں اقامتِ دین کی جدوجہد کے لیے شامل ہوئے ہیں ۔ ہم سب اپنے اپنے فقہی مسالک رکھتے ہوئے بھی ایک جماعت ہیں ۔ ہم مسائل پر اختلاف کی بنا پر مساجد الگ الگ نہیں کرتے ۔ مسائل پر اختلاف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان بھی موجود تھا ، لیکن وہ ایک جماعت تھے ، اور انہوں نے کبھی بھی الگ الگ مسجدیں نہیں بنائی تھیں ۔ آپ بھی ہر امام کے پیچھے نماز پڑھیں ، ہر مسجد میں جائیں ، اور سارے علماء کا احترام کریں ، خواہ کسی مکتبِ فکر سے اس کا تعلق ہو ، آخر میں رسول اکرمؐ کی اس حدیث پر اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں ۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ۔

میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے ۔

* کھلے اور چھپے میں اللہ سے ڈرو ۔
* غصے کی حالت ہو یا رضامندی کی حالت ہر حالت میں عدل و انصاف کی بات کرو ۔
* اور جو مجھ سے کٹے ، میں اس سے جڑوں ۔ اور جو مجھ پر ظلم کرے ، میں اس کو معاف کروں ۔
* اور جو مجھ کو محروم کرے ، میں اس کو دوں ۔
* اور یہ کہ میری خاموشی فکر و تفکر کی خاموشی ہو ۔
* اور جب بات کروں تو اللہ کو یاد کروں ۔
* اور میری نظر عبرت کی ہو ۔

پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
میرے رب نے مجھے نو باتیں سکھانے کے بعد ، مجھے اس بات کا حکم دیا ۔ کہ میں معروف کا حکم

دوں اور منکر سے روکوں ۔

دراصل یہی کام ہے آپ کا ، یعنی معروف کا حکم دینا اور منکر سے روکنا ۔ لیکن اس اصل کام کو ادا کرنے کے لیے رسولؐ اللہ کے ارشاد کے مطابق ، آپ کا رب چاہتا ہے کہ آپ کو ان نو باتوں کا جو حکم دیا ہے اس پر عمل پیرا ہوں ۔

محترم امیرِ جماعت نے اپنے خطاب کے بعد خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی اس کے بعد انہوں نے اختتامی دعا کرائی ۔

دعا

برادرانِ اسلام اس اجتماع میں یہ ہماری آخری دعا ہے ۔ اس کے بعد ہم رخصت ہو رہے ہیں ۔ دعا کیجیے کہ جس مقصد کے لیے یہ اجتماع منعقد کیا گیا تھا ، اللہ تعالیٰ اس مقصد کو پورا کر دے ۔ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ، کہ اس کام کا حق ادا کریں جس کا بیڑا ہم نے اٹھایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو اس کے مطابق بنا دے جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کی اصلاح کرے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمیں ہمت دے ، حوصلہ دے ، توفیق دے ، جرأت دے ۔ اور یہ طاقت دے کہ ہم اس کے دشمنوں کے مقابلے میں صف بنا کر داخلی اور خارجی دشمنوں کے مقابلے میں جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کریں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ کشمیر کے مسلمانوں کو اپنی آزادی کی جدوجہد میں کامیابی دے ۔ فلسطین کے مسلمانوں کو اپنی آزادی کی جدوجہد میں کامیابی دے ۔ افغانستان میں ایک حقیقی اسلامی حکومت کے قیام میں مجاہدین کو کامیاب کرے اور وسط ایشیا کے مسلمانوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ روس کے پنجہ استبداد سے ان کو رہائی دے ۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے دعا کریں ۔ بلغاریہ ، البانیہ اور قبرص کے مسلمانوں کے لیے دعا کریں کہ اے اللہ ! انہیں دشمنوں کے غلبے سے نجات دلا دے ۔ دنیا بھر کے ان مسلمانوں کے لیے دعا کریں جو اس وقت آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں ۔ تمام عالم میں اسلام کے غلبے کے لیے دعا کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ پورے عالم میں ، پورے جہاں میں پھر سے اس دین کو سربلند کرے ۔ مسلمانوں کو اس قابل بنا دے کہ وہ دنیا کی اقوام کی امامت کر سکیں اور ان کے اندر وہ صفات پیدا کر دے ۔ اے پروردگار ! اے اللہ ! جو صفات دنیا کی امامت کے لیے ضروری ہیں وہ صلاحیت ان کے اندر پیدا کر دے ۔ ان کے اندر صداقت کی صفت ڈال دے ۔ ان کے اندر عدالت کی صفت ڈال دے ۔ ان کے اندر شجاعت کی صفت پیدا کر دے ، تاکہ وہ دنیا

بھر کی اقوام کی امامت کر سکیں اور تیرے دین کی سربلندی کے لیے کام کر سکیں ۔

تمام بھائیوں کی حاجات ضروریات کے لیے دعا کریں ۔ اللہ تعالیٰ مریضوں کو شفا دے ۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کی حاجات ضروریات کو پورا کر دے ۔ غربت اور افلاس دور کر دے ۔ جس کے اوپر قرضہ ہو ، اس کو قرضے سے نجات ملے ۔ اور جس کی کوئی پریشانی ہو ۔ اس کو اپنی گھریلو پریشانیوں سے نجات ملے ۔ اے اللہ ! لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دے ۔ لوگوں کو شیر و شکر کر دے ۔ اے اللہ ! پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں محبت ڈال دے ۔ لوگوں کو شیر و شکر کر دے ۔ اے اللہ ! اس اسلامی جماعت کی تمام لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دے ۔ اور اس کو اس کام پر ، اس مقصد کے لیے جس کے لیے یہ پچاس سال سے ثابت قدمی سے گامزن ہے ۔ اسی نصب العین اور اسی مقصد کی خاطر اسی طریقہ کار کو جو رسولؐ کا طریقہ تھا اسی طریقے پر ہم سب کو کاربند کر دے ۔

میرے بھائیو ! میں تو بہت ہی عاجز اور گناہ گار ہوں ۔ میری کمزوریوں اور غلطیوں کا مجھے خود علم ہے ۔ میرے لیے دعا کریں کہ ذمہ داری کا اتنا بڑا بوجھ جو آپ کی طرف سے مجھ پر ڈالا گیا ہے ، اللہ تعالیٰ مجھے اس کو اٹھانے کی توفیق دے ۔ میں آپ کے لیے دعا کروں گا ۔ آپ مجھے اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں ۔ اور آپس میں محبت کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے باہمی سارے تنازعات دور کر دے ۔ کسی چھوٹے سے چھوٹے مقام پر بھی اور تحریکِ اسلامی کے کارکنوں کا معمولی تنازعہ بھی باقی نہ رہے ۔ ہمیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دے ۔ ہماری صف کو مضبوط بنا دے ۔ اور ہمیں کافروں کے مقابلے میں ناقابلِ شکست بنا دے ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ برحمتک یا ارحم الراحمین